سیاستدان نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس اعلان کی مخالفت کی جاتی ہے تو کافر ہونے کے الزام لگ سکتے ہیں۔

نائیجیریا کے صدر جنہوں نے 15 سالہ فوجی اقتدار کے خاتمے پر 15 مئی کو صدر کا عہدہ سنبھالا تھا۔ وہ بھی اس معاملے پر عوامی سطح پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے وہ اس معاملے میں دانشمندی کا مظاہرہ اس لئے بھی کر رہے ہیں کہ وہ بڑے سرگرم پیدائشی عیسائی ہیں اور کسی اسلامی قانون کی عوامی سطح پر مذمت شمالی علاقوں میں جذبات کو بھڑکانے کی وجہ بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ صدر مغرب نوازی کی وجہ سے مشہور ہیں اور پہلے ہی شمالی علاقوں سے تعلق رکھنے والے سیاسی رہنماؤں کے حملوں کی زد میں ہیں جو ان پر یوروبا قبیلے کی حمایت اور دوسرے قبیلوں سے امتیازی سلوک روا رکھنے کا الزام لگاتے ہیں۔

نائیجیرین آئین میں اسلامی شریعت کے قانون کے نفاذ کی کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ وہ اسے فیملی قوانین تک محدود کرتا ہے۔ ان قوانین میں طلاق اور وراثت جیسے قانون شامل ہیں جبکہ ثانی کا موقف یہ ہے کہ مذہبی آزادی انسان کا بنیادی حق ہے جو آئین میں موجود ہے اور یہ اسلامی قوانین کا جواز مہیا کرتا ہے۔ انہوں نے ایک ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا وہ کوشاں جا رہے ہیں تاکہ 27 اکتوبر کو اسلامی قوانین لاگو کر سکیں کیونکہ ان قوانین کے نفاذ کے بغیر اسلام کی خطے میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔

شرعی عدالتیں جنوری میں کام شروع کر دیں گی کیونکہ مجوزہ شرعی عدالتوں کے ججوں کو سعودی عرب تربیت کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ لیکن لاگو کی جانے والی پالیسیوں سے شریعت کے نفاذ کا اندازہ ہو رہا ہے اور ان پالیسیوں میں اب شراب خریدنا ناممکن ہو گیا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے جلد ہی علیحدہ علیحدہ سکول قائم کئے جا رہے ہیں اور عورتوں اور مردوں نے علیحدہ علیحدہ بسوں میں سفر کرنا شروع کر دیا ہے۔ ثانی نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ سرکاری ٹھیکے صرف باریش افراد کو دیئے جائیں گے۔

جناب ثانی کے فیصلے کے خلاف نائیجیریا کے شیعہ فرقے سے تعلق رکھنے والے ایک مذہبی راہنما شیخ ابراہیم زکی نے درخواست دائر کی ہے جو نائیجیریا کو ایران کی مذہبی حکومت میں بدل دینے کی خواہش رکھتے ہیں وہ نائیجیریا کے موجودہ آئینی ڈھانچے میں رہتے ہوئے اسلامی شریعت کے نفاذ کو فضول قرار دیتے ہیں۔

نائیجیریا کے ذرائع ابلاغ' اخبارات پر عیسائیوں کا قبضہ ہے۔ انہوں نے شیخ کی تنقید کو شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا ہے۔

ایک واقعہ

حضرت ابو بکرؓ مسلمان ہو چکے تھے اور ان کے صاحبزادے مسلمان نہیں تھے۔ ایک جنگ میں حضرت ابو بکرؓ مسلمانوں کی طرف سے اور صاحبزادہ صاحب کفار کی طرف سے شریکِ جنگ تھے۔ جنگ کے خاتمہ کے بعد صاحبزادہ نے کہا کہ ابا جان آپ دوران جنگ کئی بار میرے سامنے آئے میں نے آپ پر حملہ نہیں کیا کیوں کہ آپ باپ تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا لیکن اگر تو میری زد میں آجاتا تو میں ذرا بھی رعایت نہ کرتا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

یایها الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیهم بالمودة و قد کفروا بما جاء کم من الحق یخرجون الرسول و ایاکم ان تومنوا بالله ربکم. (ممتحنہ ۱) ''اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ' تم ان سے دوستی کا اظہار کرو گے حالانکہ تمہارے پاس جو کچھ حق آیا ہے وہ اس کے منکر ہیں اور تم کو اور تمہارے رسول مکرم کو وہ جلاوطن کرتے ہیں محض اس جرم پر کہ تم اپنے رب پر ایمان لاتے ہو۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

انما ینهاکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین و اخرجوکم من دیارکم و ظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم و من یتولهم فاولئک هم الظالمون. (ممتحنہ ۱) ''خدا تعالیٰ تم کو ان لوگوں کی دوستی سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی اور تم کو تمہارے وطن سے باہر نکال دیا اور تمہارے نکالنے والوں کی مدد کی اور جو لوگ ایسے لوگوں کی دوستی رکھیں گے وہ اللہ کے نزدیک صریح ظالم ہیں۔